تھکی ہے فکرِ رسا مدح باقی ہے

عبدالمنان معاویہ

ماہ مبارک ربیع الاوّل کی ۹ تاریخ کو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر حضرت آمنہؓ کے بطن مبارک سے سردار دوجہاں وجۂ تخلیق کائنات، حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوتی ہے۔ پیدا ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قبل بھی تذکرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کتب سابقہ کے ذریعے سے ہورہا تھا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد سے آج تک اور آج سے تا قیامِ قیامت ذکر ہادی اعظم محسن انسانیت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا رہے گا۔ ان شاءاللہ اور ہر ذکر خیر کرنے والا تھک ہار کر آخر یہ کہنے پر خود کو مجبور پاتا ہے۔

تھکی ہے فکر رسا مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا مدح باقی ہے
تمام عمر مکمل مدح باقی ہے

مسند الامام اعظمؒ سیدنا نعمان بن ثابت الکوفی (متوفی ۱۴۶ھ) میں سیدہ طیبہ طاہرہ منزہ ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ سلام اللہ علیہا کی ایک روایت درج ہے ملاحظہ فرمایئے:

''ابو حنیفة عن ابراھیم عن ابیه عن مسروق انه سأل عائشة عن خُلُقِ رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت اما تقرأ القرآن''

ترجمہ: ''حضرت مسروقؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں معلومات چاہیں۔ تو انھوں نے جواب دیا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔''

گویا اس سوال سے یہ بتانا چاہتی ہیں کہ قرآن پورا کا پورا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات طیبہ وخصائل محمودہ کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔ (مسند امام اعظمؒ، رقم حدیث ۳۶۰،ص ۲۸۹، ۲۹۰)

مندرجہ بالا روایت کے بعد چند آیات قرآنی ملاحظہ فرمایئے۔

اَلنَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِیْلِ (الاعراف:۱۵۷)

وہ نبی امی جس کو (علماء یہود ونصاریٰ) تورات اور انجیل میں لکھا ہو پاتے ہیں۔

ذٰلِکَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ (الفتح:۲۹)

یہ ان کے اوصاف تورات میں ہیں اور انجیل میں ان کا یہ وصف ہے۔ (ترجمہ حضرت اشرف علی تھانویؒ)

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یسوع مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی بشارت نقل کرتے ہوئے ''بائبل مقدس'' کہتی ہے:

''ایک اور تمثیل سنو، ایک گھر کا مالک تھا جس نے تاکستان لگایا اور اس کی چاروں طرف احاطہ گھیرا اور اس میں حوض کھودا اور برج بنایا اور اسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دے کر پردیس چلا گیا، اور جب پھل کا موسم قریب آیا تو اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس پھل لینے بھیجا اور باغبانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو پیٹا اور کسی کو قتل کیا، اور کسی کو سنگسار کیا، پھر اس نے اور نوکروں کو بھیجا جو پہلوں سے زیادہ تھے، اور انھوں نے ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا۔ آخر اس نے اپنے بیٹے کو ان کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے، جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا یہی وارث ہے آؤ اسے قتل کر کے اس کی میراث پر قبضہ کر لیں اور اسے پکڑ کر تاکستان سے باہر نکالا اور قتل کر دیا۔ پس جب تاکستان کا مالک آئے گا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ انھوں نے اس سے کہا ان بدکاروں کو بری طرح ہلاک کرے گا۔ انھوں نے اس سے کہا ان بدکاروں کو بری طرح ہلاک کرے گا اور تاکستان کا ٹھیکہ دوسرے باغبانوں کو دے گا جو موسم پر اس کو پھل دیں۔ یسوع نے ان سے کہا کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ! جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا۔ اور ہماری نظر میں عجیب ہے اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔ اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔ اور جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اس کی تمثیلیں سنیں تو سمجھ گئے کہ ہمارے حق میں کہتا ہے۔'' (متیٰ باب ۲۱، آیت ۳۳ تا ۴۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یسوع مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی اس ''تمثیلی پیشینگوئی'' پر حقائق کو بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ مرحوم ومغفور اپنی کتاب ''اظہار الحق'' (بائبل سے قرآن تک) جلد سوم میں فرماتے ہیں۔

'' ذرا غور کیجئے، اس تمثیل میں مالک مکان سے مراد اللہ تعالیٰ ہیں اور باغ سے شریعت کی جانب اشارہ ہے اور اس کا احاطہ گھیرانے اور اس میں شیرۂ انگور کے لیے حوض کھدوانے اور برج بنوانے سے محرمات اور مباحات اور اوامر ونواہی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ سرکش مالیوں سے مراد جیسا کہ کاہنوں کے سرداروں نے سمجھا یہودی ہیں۔ اور بھیجے ہوئے نوکروں کا مصداق انبیاء علیہم السلام ہیں۔ بیٹے سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور باب ۲ میں آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے لیے اس لفظ کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور ان کے نظریہ کے مطابق یہودیوں نے ان کو قتل بھی کیا۔ اور وہ پتھر جس کو معماروں نے رد کر دیا تھا، یہ کنایہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور وہ امت جو اس کے پھل لائے گی اس کا اشارہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہے اور یہی وہ پتھر ہے کہ وہ اس پر گرا ریزہ ریزہ ہو گیا اور جس شخص پر یہ پتھر گرا وہ پس گیا۔ (بحوالہ، اسلام، عیسائیت اور سیدنا عیسی علیہ السلام، ص ۲۱، ۲۲) آج بائبل کی تحریفی حالت میں اور بھی کئی پیشین گوئیاں حضرت رسالتمآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رسولِ مبین رضی اللہ عنہم کے متعلق موجود ہیں جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ قرآن مجید سارے کا سارا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور روشن کردار سے متعلق ہے لیکن ان دو آیات پر غور وفکر کرنے کی ضرورت بہت زیادہ ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب: ۲۱)

'' تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عمدہ نمونہ ہیں۔'' یعنی حضرت خاتم النبین وخاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل سیرت، ہر موڑ پر، ہر موقع پر تمہاری رہنمائی کرتی ہے تم اس رہبر ورہنما کی پیروی کرو اگر روز آخرت کی کامیابی چاہتے ہو۔

دوسری جگہ ارشادِ ربانی ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (آل عمران: ۳۱)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے۔

اس آیت کریمہ میں بھی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے پر زور دیا گیا ہے اور متبع سنتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اللہ رب العزت محبت کرنے لگیں گے اور جس سے خود باری تعالیٰ محبت کریں۔ اس کے لیے گویا کائنات مسخر ہو گئی۔ آج کے دورِ نامسعود میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے کی ضرورت بھی زیادہ ہے اور انسانیت کی خیر بھی اسی میں ہے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لازوال اور دلکش موضوع پر علماء دین نے ہر دور میں لکھا ہے اور موجودہ دور میں لکھ رہے ہیں اور آئندہ بھی لکھتے رہیں گے۔ لیکن سب لکھ کر آخر میں ایک بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ

تھکی ہے فکر رسا مدح باقی ہے

اللہ جل شانہ اتباع نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم واتباع صحابہ کرامؓ واہل بیت عظام کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)